پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار

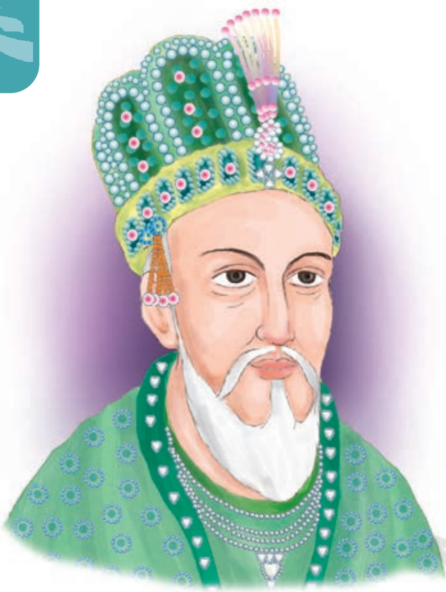

عامر آج بہت خوش تھا۔ اس کے اسکول میں آزادی کا جشن منایا جارہا تھا۔ اس موقعے پر اسکول میں ایک ڈراما اسٹیج کیا گیا۔ ڈرامے کا موضوع تھا 'بہادر شاہ ظفر- پہلی جنگ آزادی کا سپہ سالار'۔ عامر نے بھی ڈرامے میں حصہ لیا۔ ڈراما بہت پسند کیا گیا اور سب نے طلبا کی بہت تعریف کی۔ عامر کے ابّو بھی پروگرام دیکھنے گئے تھے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے عامر کو شاباشی دی۔ عامر نے کہا ''ابّو! مجھے 1857ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں کچھ اور بتائیے۔''

ابّو نے کہا ''بیٹا یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کے تاجر بن کر اپنے ملک کا مال بیچنے آئے اور یہاں کی چیزیں اونے پونے داموں میں خرید کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ دھیرے دھیرے وہ بعض ہندوستانی صنعتوں کے مالک بن بیٹھے۔ اپنی چالاکی اور مکّاری سے انھوں نے ملک کے انتظامات میں بھی دخل دینا شروع کردیا۔ 1837ء میں جب بہادر شاہ ظفر بادشاہ بنایا گیا تو مغلوں کی حکومت برائے نام رہ گئی تھی۔ عام طور پر اعلان کیا جاتا تھا ''ملک بادشاہ کا، حکم کمپنی بہادر کا۔''

عامر نے حیرت زدہ ہوکر کہا — ''ابّو! تو بادشاہ انگریزوں کی بات مانتے ہی کیوں تھے؟''

''بیٹا! انگریز طاقتور ہوگئے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج بھی بنالی تھی۔'' ابّو نے جواب دیا۔

''تو کیا اتنے بہت سے انگریز ہندوستان آگئے تھے کہ ان کی فوج بھی بن گئی۔'' عامر نے پوچھا۔

© NCERT not to be republished

ابّو نے جواب دیا — ''نہیں! انگریز ہندوستانیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرتے رہتے تھے۔ تنخواہ انگریز دیتے تھے، اس لیے ہندوستانی سپاہی ان کا حکم مانتے تھے۔''

''تو کیا بادشاہ کے پاس فوج نہیں تھی؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا — ''فوج تو تھی لیکن برائے نام۔''

''پھر 1857ء کی جنگِ آزادی کیسے لڑی گئی؟'' عامر نے سوال کیا۔

ابّو نے بتایا — ''انگریزوں کا ظلم اور ان کی ناانصافی بڑھتی جا رہی تھی۔ عوام میں بے چینی تھی۔ بہادر شاہ ظفر کو بھی اِن حالات کا علم تھا۔ وہ اپنے ملک کو انگریزوں سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ اُدھر اَودھ کی بیگم حضرت محل، جھانسی کی رانی لکشمی بائی، بہار کے بابو کنور سنگھ، نانا صاحب پیشوا اور تانتیا ٹوپے وغیرہ اپنے اپنے علاقوں میں انگریزوں کے قدم اُکھاڑنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے تھے۔''

© NCERT not to be republished

عامر نے کہا — ''ابّو !اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے ملک میں لوگ انگریزوں کے خلاف ہو گئے تھے۔''

ابّو نے کہا — ''ہاں بیٹا! انگریزی فوج کے ہندوستانی سپاہیوں میں بھی انگریزوں کے خلاف بے چینی بڑھتی جارہی تھی۔ انگریز اُن ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے۔ انگریزوں کے خراب رویّے اور بعض دوسرے معاملات کی وجہ سے میرٹھ چھاؤنی کے ہندوستانی سپاہیوں نے بغاوت کردی۔ انھوں نے کچھ انگریز افسروں کوقتل کردیا۔ 10 مئی 1857ء کو پانچ ہزار سپاہیوں نے دلّی کا رُخ کیا۔ اگلے دن وہ سپاہی لال قلعہ پہنچے، بہادر شاہ ظفر کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ اُن سے درخواست کی کہ وہ ان کی کمان سنبھالیں۔''

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ انگریزوں کی فوج اب بہادر شاہ ظفر کی فوج ہوگئی۔'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا — ''ہاں! جس فوج نے بغاوت کی تھی، وہ اب بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ہوگئی تھی۔ انھوں نے فوج کی کمان جنرل بخت خاں کوسونپ دی۔ ان کی سربراہی میں ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دلّی سے بھگا دیا۔''

''تو پھر یہ جنگ ناکام کیوں ہوئی؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے بتایا — ''اس لیے کہ انگریزوں کی فوجیں دلّی کے باہر مورچے بنائے ڈٹی رہیں۔ انگریز اپنی فوجی طاقت بڑھانے میں لگے رہے۔ وہ ہندوستان پر مکمل حکومت کے خواب کو ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ ان کے جاسوس شہر میں پھیلے ہوئے تھے اور ہندوستانی فوج کی پل پل کی خبریں انگریزوں کو پہنچارہے تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں نے پانچ مہینے تک ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا، لیکن یہ فوج منظّم نہ تھی۔ ان کے پاس وسائل کی بھی کمی تھی۔ اس وجہ سے انگریز دلّی پر دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

''اوہو! تو اس وجہ سے یہ جنگ ناکام ہوئی۔'' عامر نے کہا۔

ابّو نے جواب دیا — ''ہاں، اس وقت انگریزوں کی چالاکی ہم پر بھاری پڑی۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرلیا۔ بہادر شاہ ظفر گرفتار کرلیے گئے اور ان کے دو بیٹوں کو سرِ عام گولی ماردی گئی۔ انگریزوں نے آزادی کی اس جنگ کو غدر کا نام دیا۔ بہادر شاہ ظفر پر مقدمہ چلا کر انھیں بغاوت کا ذمّے دار قرار دیا اور جلاوطن کرکے رنگون بھیج دیا۔''

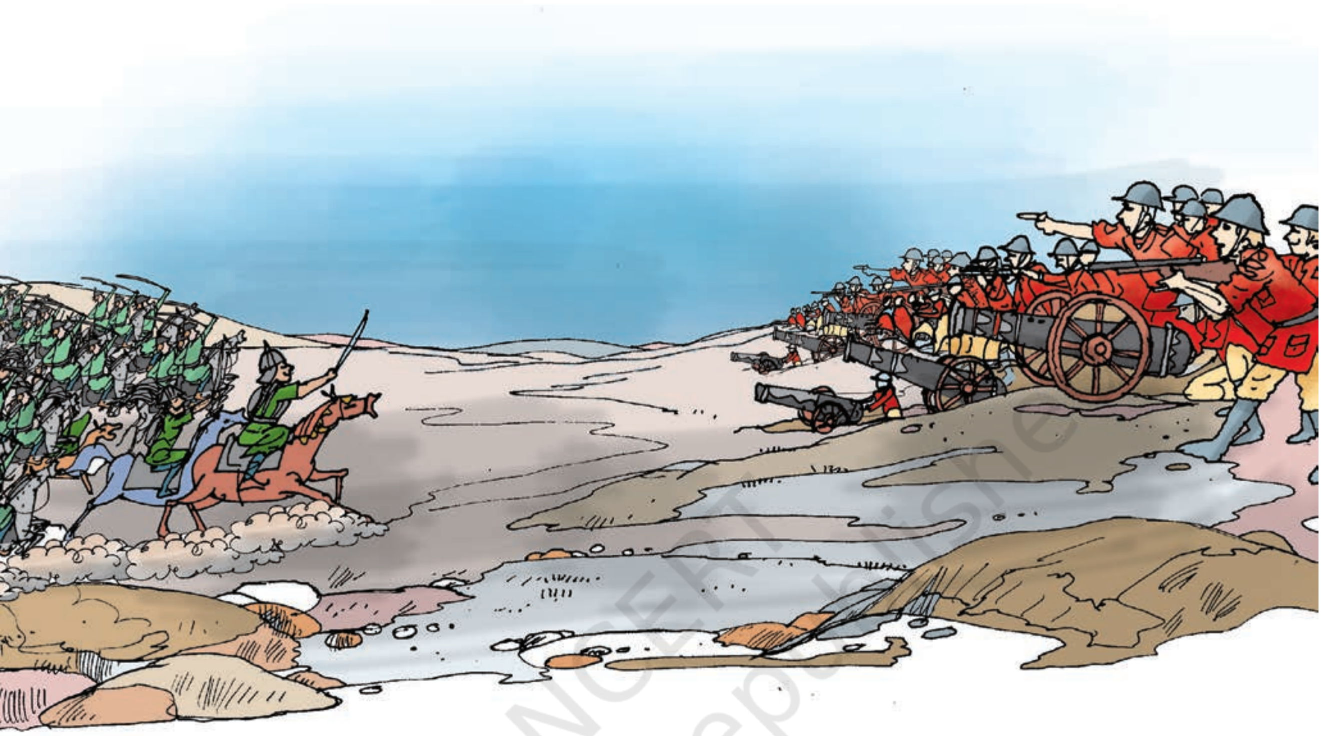

''اپنے وطن سے دوٗر؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے کہا — ''ہاں! بہادر شاہ ظفر کو اپنے وطن سے بہت محبت تھی۔ وہ ہندوستان واپس آنا چاہتے تھے لیکن انگریزوں نے ان کی ایک نہیں سنی۔ بہادر شاہ ظفر نے یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی کہ ان کی موت کے بعد اُن کو ہندوستان میں دفن کیا جائے۔ انگریزوں نے یہ خواہش بھی پوری نہیں ہونے دی۔ 9 نومبر 1862ء کو ان کی وفات ہوئی اور وہ رنگون ہی میں دفن کیے گئے۔ برسوں بعد جب آزادی کی تحریک نے زور پکڑا تو نیتا جی سبھاش چندر بوس نے اپنی آزاد ہند فوج کے ساتھ پہلی جنگِ آزادی کے اس سپہ سالار کے مزار پر حاضری دی۔ انھوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ بہادر شاہ ظفر کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔

بہادر شاہ ظفر کی رہنمائی میں آزادی کی جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ 15 اگست 1947ء کو کامیاب ہوئی، اُسی کی یاد میں آج تمھارے اسکول میں جشن منایا گیا۔''

مشق

1 معنی یاد کیجیے:

موضوع	:	وہ بات جس کے بارے میں کچھ کہا یا لکھا جائے
سپہ سالار	:	فوج کا سربراہ
حیرت زدہ	:	حیران
برائے نام	:	نہ ہونے کے برابر
نجات	:	چھٹکارا، رہائی
بغاوت	:	اپنے حق کے لیے لڑنا، دوسرے کی حکمرانی سے انکار کرنا
بدسلوکی	:	بُرا برتاؤ
وسائل	:	وسیلے کی جمع، ذریعے
سرِ عام	:	کھلم کھلا، عوام کے سامنے
غدر	:	ہنگامہ، شورش
جلاوطن	:	دیس نکالا
باقیات	:	بچی ہوئی چیزیں

2 سوچیے اور بتائیے:

(i) انگریز ہندوستان میں کس کمپنی کے تاجر بن کر آئے؟

(ii) 1857ء میں جو لوگ انگریزوں کے خلاف تھے اُن کے نام بتائیے؟

© NCERT not to be republished

(iii) بہادر شاہ ظفر نے فوج کی کمان کس جنرل کو سونپی؟

(iv) انگریز دوبارہ دلّی پر قابض ہونے میں کیوں کامیاب ہوگئے؟

(v) پہلی جنگِ آزادی کو انگریزوں نے کیا نام دیا؟

(vi) سبھاش چندر بوس کی فوج کا نام کیا تھا؟

3 نیچے دیے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

قدم اکھڑنا　　اونے پونے خریدنا　　بھاری پڑنا

4 نیچے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھیے:

موت　　آزادی　　کامیاب　　خراب　　جواب

5 نیچے دیے ہوئے جملوں میں فعل کی نشان دہی کیجیے:

(i) ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دلّی سے بھگا دیا۔

(ii) بہادر شاہ ظفر کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔

(iii) ہندوستانی سپاہیوں نے ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا۔

(iv) بہادر شاہ ظفر کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔

6 عملی کام:

ایسی پانچ جگہوں کے نام لکھیے جن کا ذکر جنگِ آزادی کے سلسلے میں کیا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished